

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 اگست 1965

وی این سارن

بنام

میجر اجیت کمار پوپلائی

[پی بی گیندر گڈ کر، چیف جسٹس، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

دہلی ریٹ کنٹرول ایکٹ، 1958 (ایکٹ 59، سال 1958)، دفعہ 14 (6)۔
- منتقلی کے ذریعے حصول، مطلب - ہندو غیر منقسم خاندان کی تقسیم پر
حصص کی الاٹمنٹ - چاہے دفعہ کے معنی کے اندر منتقلی ہو۔

درخواست گزار ایک ہندو غیر منقسم خاندان کی ملکیت والے احاطے کا مالک بن گیا جس کا سربراہ مدعا علیہ نمبر 2 تھا۔ خاندانی جائیداد کی تقسیم کے بعد مذکورہ احاطہ مدعا علیہ نمبر 1 کے حصے میں آ گیا۔ (اس کے بعد مدعا علیہ نمبر 1 نے دہلی ریٹ کنٹرول ایکٹ، 1958 کی دفعہ 14 (1) (e) کے تحت ریٹ کنٹرولر کو ایک درخواست دی، جس میں ذاتی ضرورت کی بنیاد پر اپیل کنندہ کو احاطے سے بے دخل کرنے کی مانگ کی گئی۔ درخواست گزار نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اس بنیاد پر درخواست کی مخالفت کی کہ چونکہ مدعا علیہ نمبر 1 نے ایکٹ کی دفعہ 14 (6) کے معنی کے اندر 'ٹرانسفر' کے ذریعے احاطہ حاصل کیا تھا اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 14 (1) (e) کا فائدہ اٹھانے سے روک دیا گیا تھا۔ مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد معاملہ ہائی کورٹ میں گیا جس نے کہا کہ ایک ہندو غیر منقسم خاندان کی تقسیم پر حاصل کیا گیا حصہ ایکٹ کی دفعہ 14 (6) کے تحت منتقلی کے ذریعے حاصل کیا گیا حصول نہیں ہے۔ درخواست گزار خصوصی اجازت سے سپریم کورٹ آیا تھا۔

درخواست گزار کی جانب سے دلیل دی گئی تھی کہ جائیداد کی منتقلی ایکٹ کی دفعہ 53 اور انڈین رجسٹریشن ایکٹ کی دفعہ 17 (1) (b) کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ ہندو غیر منقسم خاندان کی تقسیم

ان دفعات کے معنی کے اندر منتقل کی گئی ہے اور اسی تعمیر کو دہلی کر ایہ کنٹرول ایکٹ کی دفعہ 14 (6) میں لفظ ٹرانسفر پر رکھا جانا چاہئے۔

حکم ہوا کہ:-(i) تقسیم کا اصل مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ابتدائی طور پر تمام شریک شریک وارثاں مشترکہ طور پر خاندان کی جائیداد کی مجموعی ملکیت کا مالکانہ حق رکھتے ہیں، لیکن یہ مشترکہ حق تقسیم کے ذریعہ انفرادی شریک شریک وارثاں کے الگ الگ عنوانات میں تبدیل ہو جاتا ہے جو بالترتیب انہیں الاٹ کی جانے والی جائیدادوں کی متعدد اشیاء کے سلسلے میں ہوتا ہے۔ اگر یہ تقسیم کی حقیقی نوعیت ہے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ غیر منقسم ہندو خاندان کی جائیداد کی تقسیم کا مطلب لازمی طور پر جائیداد کو انفرادی شریک افراد کو منتقل کرنا ہوگا۔ [354 D-E]

گر بابائی بمقابلہ سد اشو دھونڈی راج ودیگراں، 151 I.A.43، نے اس پر بھروسہ کیا۔ (ii) جائیداد کی منتقلی ایکٹ کی دفعہ 53 اور انڈین رجسٹریشن ایکٹ کی دفعہ 17(1)(b) کے تحت فیصلہ کیے گئے معاملے دہلی کر ایہ کنٹرول ایکٹ کی دفعہ 14(6) میں لفظ ٹرانسفر کے معنی کے بارے میں فیصلہ کن نہیں ہیں۔ [355 D-E]

سونی رام رگھو شیٹ اور دیگر بمقابلہ دوار کابائی شریدھر شیٹ ودیگر اور 1951 A.I.R. بمبئی 94۔ نار مسیٹی ویٹکا پلاز سہالو ودیگر بمقابلہ نار مسیٹی سو میثور راؤ، 1943 A.I.R. مدراس 505 اور گٹارادھا کر شنیا بمقابلہ گٹاسر سما، 1951 A.I.R. مدراس 213 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(iii) دفعہ 14(6) کے مقصد کے بارے میں جو زمینداروں کو دفعہ 14(1)(e) کے تحت فائدہ حاصل کرنے کے لئے لیز پر دیئے گئے احاطے کی منتقلی کو ایک آلے کے طور پر استعمال کرنے سے روکنا ہے، یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ تقسیم کے ذریعہ جائیداد حاصل کرنے والا شخص اس کی دفعات کے دائرے میں آسکتا ہے، حالانکہ تقسیم کے ذریعہ حاصل کی گئی جائیداد اس طرح کی منتقلی سے پہلے ایک لحاظ سے اس کی تھی۔ دفعہ 14(6) کے تحت یہ منتقلی ایک ایسے شخص کو کی گئی ہے جس کے پاس احاطے کا کوئی عنوان نہیں تھا اور اس لحاظ سے وہ اجنبی تھا۔ ہائی کورٹ کا اس نتیجے پر پہنچنا درست تھا کہ دفعہ 14(6) مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے اپیل کنندہ کو بے دخل کرنے کے لئے دائر درخواست پر پابندی نہیں ہے۔ [355 E-H; 356 B]

انکم ٹیکس گجرات کے کمشنر بمقابلہ لالو بھائی ٹیل۔ 657 I.T.R.55 پر بھروسہ کیا گیا۔

پبلیٹیڈ یوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 468، سال 1965۔

یکم مارچ 1965 کو دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پر شو تم ترکم داس اور ڈی گو بردھن۔
جواب دہندگان کے لئے اے وی وشونا تھ شاستری اور بی این کرپال۔
عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس گجیندر گڈ کرنے سنایا۔

گجیندر گڈ کر، چیف جسٹس۔ اس اپیل میں قانون کا مختصر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دہلی ریٹ کونٹرول ایکٹ، 1958 (ایکٹ نمبر 59، سال 1958) کی دفعہ 14 (6) کے معنی کے اندر شریک شریک وارثوں کے درمیان کو شریک وارثاں جائیداد کی تقسیم کو "منتقلی کے ذریعے حصول" کہا جاسکتا ہے (اس کے بعد اسے 'ایکٹ' کہا جاتا ہے)۔ یہ سوال اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ مذکورہ احاطے ریکٹ کورٹ روڈ، سول لنکس، دہلی میں واقع ایک بنگلے کا حصہ ہیں۔ یہ بنگلہ اصل میں مشترکہ ہندو خاندان کا تھا جس میں مدعا علیہ نمبر 2، مسٹر بی ایس پوپلانی اور ان کے دو بیٹے، جواب دہندہ نمبر 1، میجر اجیت کمار پوپلانی اور ونود کمار پوپلانی شامل تھے۔ اس غیر منقسم ہندو خاندان کے تین ارکان نے 17 مئی 1962 کو اپنی مشترکہ جائیداد تقسیم کی اور مذکورہ تقسیم کے نتیجے میں موجودہ احاطہ مدعا علیہ نمبر 1 کے حصے میں آ گیا۔ اپیل گزار وی این سارین کو تقسیم سے پہلے مدعا علیہ نمبر 2 نے 80 روپے ماہانہ کرایہ پر کرایہ دار کے طور پر احاطے میں شامل کیا تھا۔ جب مدعا علیہ نمبر 1 کو تقسیم کے ذریعہ یہ جائیداد ملی تو اس نے درخواست گزار کو بے دخل کرنے کے لئے ریٹ کونٹرولر کو اس بنیاد پر درخواست دی کہ اسے اپنی اور اپنی بیوی اور بچوں کی رہائش گاہ کی ضرورت ہے جو اس پر منحصر ہیں۔ اس درخواست پر انہوں نے درخواست گزار اور مدعا علیہ نمبر 2 کو فریق بنایا۔

درخواست گزار نے مدعا علیہ نمبر 1 کے دعوے کو تین بنیادوں پر چیلنج کیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ مدعا علیہ نمبر 1 ان کا زمیندار نہیں ہے کیونکہ وہ تقسیم کے بارے میں نہیں جانتا تھا اور نہ ہی جانتا تھا کہ اس میں کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی درخواست کی کہ اگر مدعا علیہ نمبر 1 ان کا مالک مکان ہے تو بھی انہیں احاطے کی صداقت کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا ایکٹ کی دفعہ 14 (1) (e) کے تقاضے پورے نہیں کیے گئے۔ ان کی جانب سے اٹھایا گیا آخری اعتراض یہ تھا کہ اگر مدعا علیہ نمبر 1 کو تقسیم کے ذریعے جائیداد ملی ہے تو قانون کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ایکٹ کی دفعہ 14 (6) کے تحت منتقلی کے ذریعے احاطے کو حاصل کیا تھا اور مذکورہ دفعہ کی دفعات موجودہ مقدمہ کو نااہل بنا دیتی ہیں۔

ریٹ کونٹرولر نے کہا کہ مدعا علیہ نمبر 1 تقسیم کی بنیاد پر احاطے کا خصوصی مالک تھا۔ اس طرح، یہ پایا گیا کہ وہ اپیل کنندہ کا مالک مکان تھا۔ مدعا علیہ نمبر 1 کی جانب سے دائر درخواست کے سلسلے

میں کہ انہیں دفعہ 14(1)(e) کے مطابق احاطے کی ضرورت ہے، ریٹ کنٹرولر نے مدعا علیہ نمبر 1 کا کیس مسترد کر دیا۔ ایکٹ کی دفعہ 14(6) کے تحت اپیل کنندہ کے ذریعہ اٹھائے گئے نکتے کو اس بنیاد پر برقرار نہیں رکھا گیا تھا کہ تقسیم کے ذریعہ مقدمہ کے احاطے کے حصول کو مذکورہ دفعہ کے معنی کے اندر منتقلی کے ذریعہ حاصل کرنے کے طور پر نہیں کہا جاسکتا ہے۔ تاہم مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف دفعہ 14(1)(e) کے تحت درج کردہ نتائج کے نتیجے میں، اپیل کنندہ کی بے دخلی کے لئے اس کی درخواست ناکام ہو گئی۔

اس فیصلے کے خلاف مدعا علیہ نمبر 1 نے ریٹ کنٹرول ٹریبونل، دہلی میں اپیل کو ترجیح دی۔ مذکورہ ٹریبونل نے ریٹ کنٹرولر سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ مدعا علیہ نمبر 1 مقدمے میں احاطے کا مالک مکان تھا اور اس نے ٹرانسفر کے ذریعے مذکورہ احاطے کو حاصل نہیں کیا تھا۔ دفعہ 14(1)(e) کے تحت ریٹ کنٹرولر کے ذریعہ درج کردہ نتائج کے بارے میں، ریٹ کنٹرول ٹریبونل ایک مختلف نتیجے پر پہنچا۔ اس نے کہا کہ مدعا علیہ نمبر 1 نے اپنا مقدمہ قائم کیا تھا کہ اسے مذکورہ شق کے مطابق اپنے ذاتی استعمال کے لئے احاطے کی ضرورت ہے۔ نتیجے میں مدعا علیہ نمبر 1 کی ترجیحی اپیل منظور کر لی گئی اور اپیل کنندہ کو بے دخل کرنے کا حکم دیا گیا۔

اس فیصلے کو اپیل گزار نے پنجاب ہائی کورٹ میں دوسری اپیل کو ترجیح دیتے ہوئے چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے مدعا علیہ نمبر 1 کو مکان مالک کی حیثیت کے سوال پر ریٹ کنٹرول ٹریبونل کے ذریعہ درج کردہ نتائج کو برقرار رکھا اور اس کی طرف سے کی گئی درخواست پر کہ درخواست گزار کو بے دخل کرنے کا اس کا دعویٰ دفعہ 14(1)(e) کے تحت جائز ہے۔ درحقیقت، ان دونوں نتائج کو ہائی کورٹ کے سامنے چیلنج نہیں کیا جاسکتا تھا، جو دوسری اپیل میں اس معاملے سے نمٹ رہا تھا۔ ہائی کورٹ کے سامنے جو بنیادی تنازعہ اٹھایا گیا تھا وہ دفعہ 14(6) کی تعمیر سے متعلق تھا۔ اور اس نکتے پر، ہائی کورٹ نے ریٹ کنٹرول ٹریبونل کے نقطہ نظر سے اتفاق کیا ہے اور کہا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو مذکورہ دفعہ کے معنی کے اندر منتقلی کے ذریعہ اس جگہ کو حاصل کرنے کے لئے نہیں کہا جاسکتا ہے۔ یہ اس ڈگری کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ خصوصی اجازت سے اس عدالت میں آیا ہے۔ درخواست گزار کے لئے مسٹر پر شوتم دلیل دیتے ہیں کہ دفعہ 14(6) کی تعمیر کے بارے میں ہائی کورٹ کا نقطہ نظر قانون میں غلط ہے۔ اس طرح ہمارے فیصلے کے لئے واحد نکتہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا شریک شریک وارثان کے درمیان مشترکہ جائیداد کی تقسیم کو ایکٹ کی دفعہ 14(6) کے تحت منتقلی کے ذریعہ حصول کہا جاسکتا ہے۔

یہ قانون 1958 میں منظور کیا گیا تھا، جس کا مقصد دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ مرکز کے زیر انتظام علاقہ دہلی کے کچھ علاقوں میں کرایوں اور بے دخلی پر کنٹرول فراہم کرنا تھا۔ یہ ایکٹ اس ملک میں کرایہ کنٹرول قانون سازی کے ذریعہ اپنائے گئے معمول کے پیٹرن کے مطابق ہے۔ دفعہ 2(e) سے مراد وہ شخص ہے جو فی الحال کسی بھی مکان کا کرایہ وصول کر رہا ہو یا وصول کرنے کا حقدار ہو، چاہے وہ اپنے اکاؤنٹ پر ہو یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے یا اس کی طرف سے، یا کسی دوسرے شخص کے ٹرسٹی، سرپرست یا وصول کنندہ کے طور پر، یا جو کرایہ وصول کرے گا یا کرایہ وصول کرنے کا حقدار ہو گا۔ اگر احاطے کو کرایہ دار کو دے دیا گیا ہو۔ مندرجہ ذیل تمام عدالتوں نے یہ پایا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 احاطے کا مالک مکان ہے اور ہمارے سامنے اپیل میں اس موقف پر اختلاف نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اس پر اختلاف کیا جاسکتا ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 14(1) میں کرایہ داروں کو بے دخلی کے خلاف تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کسی دوسرے قانون یا معاہدے میں موجود کسی بھی چیز کے برعکس، کسی بھی عدالت یا کنٹرولر کی طرف سے کرایہ دار کے خلاف مکان مالک کے حق میں کسی بھی جگہ کا قبضہ بحال کرنے کا کوئی حکم یا ڈگری جاری نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح بے دخلی کے سلسلے میں کرایہ داروں کو عام تحفظ فراہم کرنے کے بعد مذکورہ شق کی شق (a) تا (1) یہ طے کیا گیا ہے کہ کنٹرولر مقررہ طریقے سے اس سے کی گئی درخواست پر مذکورہ شقوں کے تحت احاطے کے ایک یا ایک سے زیادہ بنیادوں پر احاطے کا قبضہ بحال کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔ دفعہ 14(1) کی شق (e) ایسی شقوں میں سے ایک ہے اور اس سے مراد ایسے معاملات ہیں جہاں رہائشی مقاصد کے لئے دیئے گئے احاطے کو مالک مکان کی طرف سے پیشے کے لئے ضروری قرار دیا جاتا ہے جیسا کہ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ ریٹنٹ کنٹرول ٹریبونل اور ہائی کورٹ نے اس نکتے پر اپیل کنندہ کے خلاف اور مدعا علیہ نمبر 1 کے حق میں فیصلہ ریکارڈ کیا ہے اور اس فیصلے کو بھی ہمارے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اسے چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

یہ ہمیں دفعہ 14(6) پر لے جاتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جہاں مکان مالک نے منتقلی کے ذریعے کوئی جگہ حاصل کی ہے، اس طرح کے احاطے کے قبضے کی بازیابی کے لئے کوئی درخواست ذیلی دفعہ (1) کے تحت اس کی شق (e) میں بیان کردہ بنیاد پر نہیں ہوگی، جب تک کہ حصول کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت گزر نہ گئی ہو۔ یہ واضح ہے کہ اگر یہ شق مدعا علیہ نمبر 1 کی جانب سے درخواست گزار کو بے دخل کرنے کے دعوے پر لاگو ہوتی ہے تو اس کی درخواست پر پابندی عائد کر دی جائے گی، کیونکہ جب موجودہ درخواست دی گئی تھی تو حصول کی تاریخ سے پانچ سال

کی مدت پوری نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ، ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ اگر تقسیم کے نتیجے میں غیر منقسم ہندو خاندان کی جائیداد کسی ایک شریک وارث کے حصے میں الاٹ کی گئی ہے، تو یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ مذکورہ جائیداد ایسے شخص نے ٹرانسفر کے ذریعے حاصل کی ہے۔ لہذا اپیل کنندہ کی جانب سے دفعہ 14(6) کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ موجودہ اپیل میں ہمیں جس سوال کا فیصلہ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ہائی کورٹ کا یہ نظریہ درست ہے۔

دفعہ 14(6) کی تشریح کرنے سے پہلے یہ پوچھنا جائز ہو سکتا ہے کہ اس دفعہ کے پیچھے کیا پالیسی ہو سکتی ہے اور اس کے ذریعے کیا مقصد حاصل کرنا ہے۔ یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ اس شق کا مقصد زمینداروں کی جانب سے منتقلی کو ایک آلہ کے طور پر روکنا ہے تاکہ خریدار کرایہ داروں کو ان احاطے سے بے دخل کرنے کے قابل بنایا جاسکے جو انہیں دیئے گئے ہیں۔ اگر مکان مالک دفعہ 14(1)(e) کے تحت اپنے کرایہ دار کو بے دخل کرنے کا مقدمہ بنانے سے قاصر تھا، تو اس بات کا امکان نہیں تھا کہ وہ احاطے کو کسی خریدار کو منتقل کرنے کے بارے میں سوچ سکتا ہے جو اپنی طرف سے اس طرح کا کیس بنا سکے گا۔ اور مقننہ کا خیال تھا کہ اگر اس طرح کے کورس کو اختیار کرنے کی اجازت دی گئی تو یہ دفعہ 14(1) کے مقصد کو ناکام بنا دے گا۔ دوسرے لفظوں میں، جہاں کرایہ دار کو بے دخل کرنے کے حق کا دعویٰ مالک مکان دفعہ 14(1)(e) کے تحت نہیں کر سکتا ہے، مقننہ نے سوچا کہ مکان مالک کو کسی خریدار کو احاطے کی منتقلی کا آلہ اختیار کر کے ایسا حق بنانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے جو دفعہ 14(1)(e) کے تحت اپنا ذاتی کیس ثابت کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ یہ شق بعض صورتوں میں کام میں دشواری کا باعث بن سکتی ہے، کیونکہ اگر کسی مکان مالک کی جانب سے منتقلی کی جاتی ہے جو دفعہ 14(1)(e) کے تحت اپنا کیس ثابت کر سکتا ہے، تو ٹرانسفر کرنے والے کو پانچ سال کے اندر کرایہ دار کی بے دخلی کا دعویٰ کرنے سے روک دیا جائے گا، حالانکہ وہ اپنی باری میں، دفعہ 14(1)(e) کے تحت بھی اپنا مقدمہ ثابت کرتا۔ بظاہر مقننہ کا خیال تھا کہ دفعہ 14(1)(e) کی دفعات کو نظر انداز کرنے کے لئے مکان مالکوں کی جانب سے کی جانے والی منتقلیوں سے کرایہ داروں کو جو ممکنہ نقصان پہنچ سکتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ دفعہ 14(6) کے مطابق ایک غیر اہل اور مطلق اہتمام کیا جائے۔ ہماری رائے میں ایسا لگتا ہے کہ اس شق اور اس کے پیچھے کی پالیسی کے ذریعے حاصل کیا جانے والا مقصد یہی ہے۔

حالانکہ، مسٹر پر شوتم کا کہنا ہے کہ جب غیر منقسم ہندو خاندان سے تعلق رکھنے والی جائیداد کی کوئی چیز تقسیم کے بعد شریک وارثوں میں سے کسی ایک کے حصے میں الاٹ کی جاتی ہے، تو اس

طرح کی الاٹمنٹ مذکورہ جائیداد کو مذکورہ شخص کو منتقل کرنے کے مترادف ہے اور اس لیے یہ ٹرانسفر کے ذریعے مذکورہ جائیداد کا حصول ہے۔ بادی النظر میں اس دلیل کو قبول کرنا آسان نہیں ہے۔ مفاد کی برادری اور ملکیت کا اتحاد مشترکہ ملکیت کی لازمی خصوصیات ہیں۔ اور اس طرح، تقسیم کا حقیقی اثر یہ ہے کہ ہر شریک وارث کو خاندان کی جائیداد کی مجموعی حیثیت کے سلسلے میں اس کے غیر منقسم حق کے بدلے ایک مخصوص جائیداد ملتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، تقسیم کے وقت جو کچھ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انفرادی شریک افراد کو الاٹ کی گئی جائیداد کے بدلے، وہ، اصل میں، دوسری جائیدادوں کے سلسلے میں اپنے حق سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ انہیں الاٹ کی گئی جائیدادوں کا خصوصی مالکانہ حق مل جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ باقی جائیداد کے حوالے سے اپنے غیر متعینہ حق سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ لہذا تقسیم کے عمل میں تمام شریک شریک افراد کی جانب سے جائیدادوں کے مشترکہ لطف کو ان کے حصص کے لیے مختص متعلقہ جائیدادوں سے لطف اندوز کرنے میں تبدیل کرنا شامل ہے۔ مشترکہ ہندو خاندانی جائیداد کے اس بنیادی کردار کو مد نظر رکھتے ہوئے، اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ہر شریک وارث کے پاس مذکورہ جائیداد کا ایک سابقہ عنوان ہے، حالانکہ تقسیم ہونے تک اس کی حد کا تعین نہیں کیا جاتا ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے تقسیم کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ابتدائی طور پر تمام شریک شریک وارثوں مشترکہ طور پر خاندان کی جائیداد کی مجموعی ملکیت کا مالکانہ حق رکھتے ہیں، لیکن یہ مشترکہ عنوان تقسیم کے ذریعے انفرادی شریک شریک وارث کے الگ الگ عنوانات میں تبدیل ہو جاتا ہے جو بالترتیب انہیں الاٹ کی جانے والی جائیدادوں کی متعدد اشیاء کے سلسلے میں ہوتے ہیں۔ اگر یہ تقسیم کی حقیقی نوعیت ہے، تو مسٹر پر شوتم کے ذریعے اٹھائے گئے وسیع تر اعتراض کو برقرار رکھنا آسان نہیں ہوگا کہ غیر منقسم ہندو خاندانی جائیداد کی تقسیم کا مطلب لازمی طور پر جائیداد کو انفرادی شریک افراد کو منتقل کرنا ہونا چاہیے۔ جیسا کہ گرجا بائی بمقابلہ سدا شیو دھونڈی راج اور دیگر میں پریوی کونسل نے مشاہدہ کیا تھا۔ (تقسیم اس (شریک وارث) کو کوئی لقب نہیں دیتی یا اس میں کوئی لقب پیدا نہیں کرتی۔ یہ صرف اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے سابق ساتھیوں کی خواہشات سے آزاد مزاج کے مقاصد کے لئے ایک مخصوص اور مخصوص شکل میں اپنی چیز حاصل کر سکے۔ مسٹر پر شوتم، تاہم، اس حقیقت پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں کہ اس نظریے کے حق میں عدالتی اختیار کا غلبہ ہے کہ تقسیم جائیداد کی منتقلی ایکٹ کی دفعہ 53 کے مقصد کے لئے منتقلی ہے۔ یاد رہے کہ ہندو قانون کے تحت تقسیم دفعہ 53 کے معنی کے اندر منتقلی ہے یا نہیں، اس سوال کا فیصلہ فطری طور پر مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 5 کے ذریعے بیان

کردہ لفظ "منتقلی" کی تعریف پر منحصر ہے۔ دفعہ 5 مندرجہ ذیل دفعات میں یہ فراہم کرتا ہے۔
 "جائیداد کی منتقلی" سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعہ ایک زندہ شخص موجودہ یا مستقبل میں
 ایک یا ایک سے زیادہ دیگر زندہ افراد، یا اپنے آپ کو، یا اپنے آپ کو اور ایک یا ایک سے زیادہ دیگر
 زندہ افراد کو جائیداد پہنچاتا ہے۔ یہ تسلیم کیا جانا چاہئے کہ کئی معاملوں میں ہندوستان کی ہائی کورٹس
 نے کہا ہے کہ تقسیم دفعہ 53 کے معنی کے اندر منتقلی کے مترادف ہے، مثال کے طور پر سونی رام
 رگوشیٹ اور دیگر بمقابلہ دواریا شریدر ہرشیٹ و دیگران (1) اور اس میں درج مقدمات۔
 دوسری طرف، کچھ ایسے فیصلے ہیں جن میں اس کے برعکس نقطہ نظر اختیار کیا گیا ہے، جیسے
 نار مسیٹی و سنکٹپال نرسمہالو و دیگر بمقابلہ نار مسیٹی سومیشور راؤ و دیگر (2) اور گٹ رادھا کرشنیا
 بمقابلہ گٹاسرما (3)۔

اس سلسلے میں جناب پر شوتم نے اس حقیقت پر بھی بھروسہ کیا ہے کہ انڈین رجسٹریشن ایکٹ کی
 دفعہ 17(1)(b) کے تحت تقسیم کے عمل کو ایک غیر وصیت نامہ قرار دیا جاتا ہے جس کا مقصد
 اس کے تحت شامل جائیداد کے سلسلے میں حق، ملکیت یا مفاد پیدا کرنا ہے، اور ان کی دلیل یہ ہے
 کہ اگر رجسٹریشن ایکٹ کی دفعہ 17(1)(b) کے مقصد کے ساتھ ساتھ اس کے مقصد کے لئے
 بھی ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 53، تقسیم کو جائیداد کی منتقلی قرار دیا جاتا ہے، اس کی
 کوئی وجہ نہیں ہے کہ تقسیم کو ایکٹ کے دفعہ 14(6) کے معنی کے اندر منتقلی کے ذریعہ جائیداد کا
 حصول قرار نہ دیا جائے۔

موجودہ اپیل سے نمٹنے میں، ہم اپنے فیصلے کو اس تنگ سوال تک محدود رکھنے کی تجویز دیتے ہیں جو
 ہمارے سامنے پیدا ہوتا ہے اور جو دفعہ 14(6) کی تعمیر سے متعلق ہے۔ دفعہ 14(6) میں کہا گیا
 ہے کہ خریدار کو منتقلی کے ذریعہ احاطے کو حاصل کرنا چاہئے اور یہ لازمی طور پر فرض کرتا ہے کہ
 خریدار جس جائیداد کو منتقلی کے ذریعہ حاصل کرتا ہے اس کا مالکانہ حق اس طرح کی منتقلی سے پہلے
 اس کے پاس نہیں تھا۔ اس شق کے ذریعے حاصل ہونے والے مقصد کے بارے میں، ہم یہ
 ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ تقسیم کے ذریعہ جائیداد حاصل کرنے والا شخص اس کی شق کے
 دائرے میں آسکتا ہے، حالانکہ تقسیم کے ذریعے حاصل کی گئی جائیداد اس طرح کی منتقلی سے پہلے
 ایک لحاظ سے اس کی تھی۔ اگر کوئی جائیداد غیر منقسم ہندو خاندان کی ہو اور تقسیم کے بعد یہ
 خاندان کے شریک سرپرستوں میں سے کسی ایک کے حصے میں آجائے تو اس میں کوئی شک نہیں
 ہے کہ مذکورہ احاطے کے مالک مکان کی تبدیلی ہوگی، لیکن مذکورہ تبدیلی اس تبدیلی کی طرح
 نہیں ہے جو احاطے کی منتقلی سے ہوتی ہے جس کی طرف دفعہ 14(6) کا حوالہ دیا گیا ہے۔ دفعہ

14(6) کے تحت آنے والے معاملوں کے سلسلے میں، ایک شخص جس کے پاس احاطے کا کوئی عنوان نہیں تھا اور اس لحاظ سے، اجنبی تھا، تبادلے کی وجہ سے مالک مکان بن جاتا ہے۔ تقسیم کے حوالے سے صورتحال بالکل مختلف ہے۔ جب درخواست گزار کو احاطے میں شامل کیا گیا تو یہ احاطہ غیر منقسم ہندو خاندان کا تھا جس میں مدعا علیہ نمبر 1، اس کے والد اور اس کا بھائی شامل تھے۔ تقسیم ہند کے بعد غیر منقسم ہندو خاندان کے بجائے جو اب دہندہ نمبر 1 اکیلے ہی اس احاطے کے مالک مکان بن گئے تھے۔ ہم اس بات سے مطمئن ہیں کہ یہ کہنا غیر معقول ہو گا کہ تقسیم کے نتیجے میں غیر منقسم ہندو خاندان سے تعلق رکھنے والی جائیداد کا ایک حصہ کسی انفرادی شریک وارث کو الاٹ کرنا مذکورہ شریک وارث کے ذریعہ دفعہ 14(6) کے معنی میں مذکورہ جائیداد کا حصول ہے۔ ہماری رائے میں، ہائی کورٹ نے اس نتیجے پر پہنچنے میں صحیح کہا تھا کہ دفعہ 14(6) نے درخواست گزار کو بے دخل کرنے کے لئے مدعا علیہ نمبر 1 کی درخواست کے ادارے کے خلاف کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی۔

اس سلسلے میں ہم انکم ٹیکس کمشنر گجرات بمقابلہ کیشولال لالو بھائی ٹیل (1) کے معاملے میں اس عدالت کے حالیہ فیصلے کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ اس معاملے میں مدعا علیہ کیشولال نے اپنی تمام خود ساختہ جائیداد کو ہندو غیر منقسم خاندان کے مشترکہ مرکز میں چھینک دیا تھا جس میں وہ، ان کی بیوی، ایک بڑا بیٹا اور ایک نابالغ بیٹا شامل تھا۔ اس کے بعد مذکورہ خاندان کے ممبروں کے درمیان زبانی تقسیم ہوئی اور اس کے مطابق جائیدادیں متعدد ممبروں کے نام منتقل کر دی گئیں۔ اس عدالت کے فیصلے کے لئے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ کیا تقسیم ہند میں بیوی اور نابالغ بیٹے کو الاٹ کی گئی جائیدادوں کی ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 16(3)(a)(iii) اور (iv) کے معنی کے اندر بالواسطہ منتقلی کی گئی تھی۔ اس عدالت نے کہا کہ زبانی تقسیم سخت معنوں میں منتقلی نہیں ہے اور اس لئے یہ نہیں کہا جانا چاہئے کہ یہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 16(3)(a)(iii) اور (iv) کی دفعات کے تابع ہے۔ اس فیصلے سے پتہ چلتا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی جس شق کے ساتھ عدالت کام کر رہی تھی، اس کے سیاق و سباق کو دیکھتے ہوئے یہ خیال کیا گیا تھا کہ تقسیم منتقلی نہیں ہے۔ مذکورہ دفعہ کی دفعات کی روشنی میں تقسیم کے حقیقی اثرات کا تعین کرنے میں عدالت کے ساتھ جو غور و خوض کیا گیا تھا، وہ ایکٹ کی دفعہ 14(6) کی تشریح پر یکساں طاقت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم اس اپیل سے دستبردار ہوں، ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ اس فیصلے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر

مقدمہ کے احاطے کو خالی کرنے کے درخواست گزار کے حلف نامہ پر مدعا علیہ نمبر 1 کے جناب
شاستری نے منصفانہ طور پر اس مدت کے دوران ڈگری پر عمل درآمد نہ کرنے پر اتفاق کیا ہے۔
اپیل خارج کر دی گئی۔